

بیس تراویح

پر

بیس احادیث

اور

منکرین پر بیس اعتراضات

از تبرکات
 محدث اعظم حضرت علامہ مولانا
 ابوالفضل محمد دراز صاحب المدینۃ العلمیہ
 نقیہ اعظم حضرت علامہ مولانا
 ابوالحسن محمد شرفیہ صاحب المدینۃ العلمیہ

مکتبہ رضاعی مصطفیٰ چوک دارالسلام حیدرآباد

6-00 روپے

مکتبہ غنیہ نزدیکی مسجد نادر وال





سیدی یار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم



جماعت رضائے مصطفیٰ کا نصب العین

قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی عطا کردہ نکت و ہدایت کے فیضان سے

- علمی
- دعوتی
- روحانی
- معاشرتی
- فکری
- تبلیغی
- اخلاقی
- سماجی

محاذوں پر

چند مسلسل جلس کے ذریعے اسلام کے احیاء اور غلبہ کا راستہ ہموار کیا جاسکے

آپ بھی جماعت رضائے مصطفیٰ ضلع نارووال
کی شرکت اختیار کر کے
اس عظیم و بڑی جدوجہد میں شریک ہو جائیں

آجی!

بیس تراویح

۳۳۶

پیر

بیس احادیث

اول

منکرین پر بیس اعتراضات

از تہذبات

قدیم عظیم حضرت علامہ مولانا
ابوبکر محمد شرفیاء صاحب الشیخ
الافضل محمد زرار احمد مدظلہ العالی

ناشر: جماعت رضائے مصطفیٰ، ضلع نارووال
ہدیہ ۲۵ روپے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تَحْمِيْلًا وَتَحْقِيقًا عَلَى سَبِيلِ التَّحْقِيقِ

بیش تراویح پر پیش احادیث

ازت برکات

فقیر اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالوفاء محمد شریف صاحب کراچی

تراویح کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْسَانًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَتَّقَ عَلَيْهِ

مترجمین ایمان اور طلب ثواب کے ساتھ رمضان کا قیام کرے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں بحوالہ نسائی و احمد وغیرہ اس حدیث میں مَا تَقَدَّمَ بھی نقل کیا ہے یعنی تراویح پڑھنے سے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

عبید الرحمن بن حوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کا ذکر کیا اور دوسرے مہینوں پر اے فغیلت دے اور فرمایا جو شخص رمضان کی راتوں کا قیام کرے ایمان اور طلب ثواب

ملنے گناہوں سے اگلے کچل جاتا ہے یعنی پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ کہ اسکی والدہ نے اسکو جنا۔ یعنی جس طرح اپنی ولادت کے دن اس کی پاک ہو تا ہے اسی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

تراویح اور تہجد

جاننا چاہیے کہ نماز عشا کے بعد سونے سے پہلے رمضان شریف میں جو نماز پڑھی جائے اسے تراویح کہتے ہیں۔ اور جو سونے کے بعد نفل پڑھے جائے اسے تہجد کہتے ہیں۔ رمضان جو یہاں نہ ہو۔

پہلی حدیث

وہ ہے جس کو ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے؟ اس حدیث کو عبد بن حمید نے اپنے مسند میں اور طبرانی نے معجم میں اور بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے۔ یہ حدیث بیس رکعت تراویح کے سنون ہونے پر ظاہر ہے۔

دوسری حدیث

بیہقی نے معجم السنن میں روایت کیا کہ سائب بن یزید صمائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے اس حدیث میں حضرت سائب بن یزید اپنا عمل بیس رکعت بیان

فرماتے ہیں۔ اس کی سند کو علامہ سبکی نے شروع منہاج میں اور علی قاری نے شروع مؤطا میں صحیح فرمایا ہے۔ (آثار سن ۵۵۰)
اس حدیث کو مالک نے بھی یرید ابن قعیفہ کی طریق سے روایت کیا ہے۔ وکچو فتح الباری ج ۲ ص ۳۱۶ اور فتح الباری کی حدیث صحیح یا حسن ہوتی ہے۔ کما صریح فی مقدمہ۔

تیسری حدیث

یزید ابن رومان فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں درمناں شریف میں ۲۳ رکعت تراویح مع وتر پڑھتے تھے۔ اس کو امام مالک نے مؤطا اور بیہقی نے سنن کبریٰ میں روایت کیا ہے۔

چوتھی حدیث

یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائے۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا اس حدیث کے سب راوی ثقہ ہیں اور بیس رکعت تراویح پڑھنے کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا امر بھی موجود ہے۔

پانچویں حدیث

قیام اللیل مروزی ص ۱۱ میں محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ "لوگ (صحابہ و تابعین) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اس میں قرأت لمبی کہتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔" یہ

لہذا یہ کہ منقطع ہے۔ لیکن منقطع اکثر علماء کے نزدیک محبت ہے صاحب دوسری حدیثوں سے مراد یہ ہے۔

چھٹی حدیث

حافظ ابن حجر نے تلمیض میں بروایت ابن ابی شیبہ یہی حدیث لکھا ہے اور بیہقی نے بھی مصابیح میں نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کیا تو وہ لوگوں کو بیس رکعت تراویح رمضان شریف میں پڑھاتے تھے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ابی ابن کعب سے بیس رکعت ہی صحیح ہیں (عیسیٰ ص ۳۵۰)

ابن تیمیہ نے بھی حضرت ابی ابن کعب کا بیس رکعت پڑھنا کھیا ہے۔ (دیکھو ترقاۃ)

ساتویں حدیث

ابن ابی شیبہ مصنف میں عبد اللہ بن ربیع سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح مدینہ شریف میں پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر۔ (آثار سنن ۵۵۰) کہتے ہیں کہ یہ بھی منقطع ہے میں کہتا ہوں منقطع محبت ہے۔

آٹھویں حدیث

شیخ الاسلام عینی شرح صحیح بخاری ص ۲۵۰ جلد ۵ میں ابن عبد البر نقل کرتے ہیں و صاحب ابن یراع ص ۱۱ میں رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

نماز میں قیام و نفل اور بیٹل رکعت تھا۔

ناوہیل حدیث

شیخ الاسلام یعنی شرح معجم سناری ص ۲۵۵
جلد ۵ میں فرماتے ہیں کہ عبدالرزاق نے

اپنے مصنف میں روایت کیا۔ سائب ابن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو رمضان شریف میں ابی ابن کعب و تقسیم دار کا پر انکیش رکعت تراویح پر جمع کیا۔

ابن عبدالبر فرماتے ہیں کہ ایک رکعت وتر پر معمول ہے و تفعل کیلئے ہمارا رسالہ کتاب الوتر دیکھو، اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹل رکعت پر لوگوں کو جمع فرمایا۔ ابن عبدالبر نے اس روایت کو صحیح اور اسکے خلاف گنبد والی کو اہم مالک کا وہم قرار دیا۔

انمارسن ص ۵۵ جلد ۵ میں کنز العمال کے
حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

دسویں حدیث

نے ابی ابن کعب کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو رات کی نماز پڑھانے کو لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرأت نہیں جانتے اگر تو ان پر رات کو پڑھے، تو اچھا ہے، ابی ابن کعب نے عرض کی لے امیر المؤمنین یہ شے پہلے نہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں (یہ صحیح ہے، لیکن یہ کام) چاہئے تو ابی ابن کعب نے ان کو بیٹل رکعت پڑھائیں۔ صاحب کنز العمال نے اس حدیث پر سکوت کیا ہے۔

ان دس حدیثوں سے ثابت ہوا کہ صحابہ تابعین حضرت عمر کے اذ میں بیٹل رکعت پڑھتے تھے بلکہ چوتھی حدیث میں تو صریح ہے کہ حضرت عمر نے بیٹل رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ حقل سلیم بھی اس بات کو طے کر لے تیار نہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں جو صحابی و تابعی تھے وہ حضرت عمر کے حکم کے بغیر ہی بیٹل رکعت پڑھتے ہوں اور حضرت عمر کو اس کا علم نہ ہو کہتے ہیں کہ بیٹل تک مہل تھا مگر چونکہ بطور نفل بیٹل رکعت پڑھتے تھے۔ اس لیے آپ نے منع نہ فرمایا۔ میں کہتا ہوں اگر میں رکعت بطور نفل پڑھتے تو کبھی کم بھی پڑھتے۔ بیٹل رکعت معین کیوں کرتے۔ میں رکعت کا معین کو تھا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹل رکعت کا شہرت حاصل تھا۔

گیارہویں حدیث

ابن تیمیہ منہاج السنہ جلد ۳ ص ۱۳۳
میں لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان شریف میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیٹل رکعت پڑھائے اور خدا حضرت علی ان کو وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو تہذیبی نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی حضرت علی کے حکم سے بیٹل رکعت پڑھتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں عمار بن سعید بھی ہے جو ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں اس حدیث

کی دوسری سند بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

بارھویں حدیث **الحسناء** کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویجے بیٹل رکعت پڑھائے۔ دہشتہم اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو یہ ہے۔

تیرھویں حدیث حضرت علی نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ رمضان شریف میں لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے (جوامع النقی، یہ تینوں روایتیں ایک دوسری کو قوت دیتی ہیں علامہ حنی نے بھی شرع صحیح بخاری جلد ۱ کے صفحہ ۵۹۸ میں بحوالہ معنی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ کبیری صفحہ ۳۸۸ شرع منیہ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

چودھویں حدیث علامہ حنی شرع صحیح بخاری میں قیام اللیل روزی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ زید بن وہب کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود ماہ رمضان میں ہمیں نماز پڑھا کر نکلتے تو اچھی راست باقی ہوتی۔ اعش کہتے ہیں کہ وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ اس حدیث سے عبد اللہ بن مسعود کا بیس رکعت تراویح پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

پندرھویں حدیث عطار تالمی کہتے ہیں کہ میں نے صہابہ کو تیس رکعت تراویح مع وتر پڑھتے پایا

ن کر ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔ علامہ نووی نے اس کی سند کو فرمایا حدیث ابن خضیر عن عبد المالک عن عطاء بن یساف عن حدیث کو مروزی نے بھی قیام اللیل صلا میں ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ صہابہ کو اہم کا بیس رکعت پڑھنا تھا۔

سولھویں حدیث بیہقی اپنے متن میں روایت کرتے ہیں کہ ابو نعیم کہتے ہیں کہ سید بن غفلہ تالمی رمضان شریف میں ہماری امامت کرتے تھے۔ بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ سید بن غفلہ جلیل القدر تالمی ہیں۔ بکہ ابن قانع نے ان کو صہابہ میں ذکر کیا ہے۔ تمہذیب، مدینہ شریف میں اس روز آئے جس روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا گیا تھا۔ تقریباً سترہ میں آپ فوت ہوئے۔ ایک سو تیس سال کی عمر تائی۔ خلفاء اربعہ کا زمانہ پایا اور ان سے روایت کی۔ تمہذیب لیے جلیل القدر تالمی ہیں۔ رکعت پڑھاتے تھے کیا عقل سلیم باور کر سکتے ہیں کہ ان کے پاس بیس رکعت کا کوئی شدت نہ تھا۔ اگر نہیں۔ اس حدیث کی سند حسن ہے۔ آثار السنن تمہذیب، تمہذیب صفحہ ۱۲۲ جلد ۱ اور تذکرۃ الخلفاء جلد اول ص ۱۱ میں سید کو ابی ابن کعب کے شاگردوں سے لکھا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ان کا بیس رکعت پڑھنا ابی بن کعب سے ماخوذ ہے۔

سترھویں حدیث

ابن ابی شیبہ معنف فرماتے ہیں: "ناہی
ابن عمر کہتے ہیں کہ ابن ابی میکہ تابعی ہیں
رمضان شریف میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ یہ
ابن ابی میکہ جو حلی القدر تابعی ہیں جنہوں نے تیس صحابہ کو جبکہ جنہوں میں
۸۰ صحابہ کا ذکر کیا لکھا ہے۔ اگر صحابہ میں بیس رکعت کا عام رواج نہ ہوتا تو
یہ تابعی بیس رکعت کیوں پڑھتے۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کے زمانہ میں عموماً
بیس رکعت پڑھی جاتی تھیں۔ اسی طرح تابعیوں کے زمانہ میں بھی بیس رکعت
پڑھی گئیں اور یہ بات مسلم ہے کہ ہم سے زیادہ متبع سنت تھے۔ اگر
سنت سے بیس رکعت کا فہوت نہ ہوتا تو یہ لوگ ہرگز بیس نہ پڑھتے۔

اٹھارھویں حدیث

سعید بن عبید کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ تابعی
رمضان شریف میں ہمیں پانچ ترویجے
دیس رکعت اور وتر پڑھاتے تھے، اس کو ابن ابی شیبہ نے فعل بن وکیع
سے اس نے سعید بن عبید سے روایت کیا اس کی سند صحیح ہے۔

انیسویں حدیث

عبد اللہ بن قیس کہتے ہیں کہ شعیب بن شکل تابعی
رمضان شریف میں بیس رکعت تراویح اور
وتر پڑھاتے تھے۔ اس کو ابوبکر بن شیبہ نے روایت کیا۔

بیسویں حدیث

ابی البختری تابعی رمضان شریف میں پانچ ترویجے
'میں رکعت، پڑھاتے تھے اور تین رکعت وتر

اس کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا اس کی سند میں کوئی تردید نہیں۔ علامہ
کو ایک راوی خلف میں تردید ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ خلف بن حوشب کوئی
ابن جلقہ ہیں۔ خلاصہ میں شعبہ ان کا شاگرد لکھا ہے۔ علامہ عینی شرح صحیح بخاری
جلد ۵ ص ۵۳ میں فرماتے ہیں کہ تابعیوں میں سے شعیب بن شکل راہن ابی
میکہ و عمارت ہمدانی و عطاء بن ابی رباح و ابوالبختری و سعید بن ابی امر و
عبد الرحمن بن ابی بکر و عمران بن عبدی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے۔

مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے سمرات سے صاف ظاہر ہے
کہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں بیس رکعت تراویح کا عرف و قائل ہے۔ عام
طور پر سب لوگ بیس رکعت پڑھتے تھے۔ اٹھ رکعت کا کوئی قائل نہ تھا
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بیان مذہب میں یدیلوئی رکھتے ہیں، انہوں نے
جی آٹھ تراویح بھی کا مذہب نقل نہیں کیا۔

معلوم ہوا کہ محدثین کے زمانہ میں بھی آٹھ رکعت تراویح بھی کا مذہب
د تھا۔ ورنہ امام ترمذی نے ضرور نقل فرماتے۔

قرنہ و مزید دلائل اور اعتراضات سے جاہالت کیلئے

”کتاب التراویح“ کا مطالعہ فرمائیں۔

سوالا

- ۵۔ نماز تہجد کا وقت کیا ہے اور نماز تراویح کا کیا وقت ہے۔
- ۶۔ نماز تہجد کب شروع ہوتی اور نماز تراویح کب ختم ہوتی۔
- ۷۔ نماز تہجد رمضان وغیرہ رمضان میں ہے یا نہیں۔
- ۸۔ نماز تراویح صرف رمضان میں ہے یا نہیں۔
- ۹۔ ہند کے اہل حدیث کہلاتے والوں کے پیشوا مولوی محمد حسین طبری ایک ختم قرآن مجید تراویح میں ایک ختم نماز تہجد میں سنتے تھے جیسا کہ غیر متدین

از قلم

دور اول مسلمانوں پر دوزخ و جہنم کے مختلف طرز و اشکال کا بیان ہے۔ پھر چوتھے سال میں ۱۲۳۹ھ میں شاہنشاہ
 ناصر علی قلی نے ایک ایسی کتاب تصنیف فرمائی کہ جس میں مسلمانوں کی ایک سو چوبیس گزشتہ کتابوں پر مبنی
 لیکن ان امور کا کہ ان کی تائید میں کچھ قرآن مجید اور دوسری حدیثیں بیان کی گئی ہیں کہ خلاف میں کچھ حدیثیں
 آئی ہیں کہ ان کے خلاف بہت مناسب مسلم بروقیہ کے امین کے کمالی دوزخ حضرت اس سے
 بہت علاوہ چلے گئے۔ ان حوالوں سے اصل کتاب خوار شہانہ اور مسرور جواب علیہ فی شرحی میں دیکھا جائے
 کہ اس کتاب کو اور دوسری کتابوں کے حوالوں سے کوفہ قہر مندر فرمائی گئی ہے۔

بنجدت مولوی شمس الدین صاحب امرتسری

السلام علی من اتبع الهدی۔ آپ کے بعض تلمذین
الہدیش کہلانے والے اٹھ تراویح پر بہت زور دیتے ہیں اور میں تراویح کو
بعت و ناجائز بتاتے ہیں اور سنائوں کہ عبادتِ خدا سے روکنے کی تشریف
دیتے ہیں اور فتنہ اور شورشیں برپا کچھتے رہتے ہیں اور میں بالکل جاہل۔ آپ سے
یہ چند سوالات کچھ اہل ان کا جواب نصیب آگیا ہرگز نہایت القاصد کیجئے۔
چار برس پہلے بریلی شریف آپ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی غفرہ تعالٰی عنہ
کے جلسہ میں گئے تھے اور میں نے وہاں چند سوالات آپ کے مذہب کے

میں شہر ہے۔ لہذا اگر تراویح اور تہجد ایک نماز ہے تو مولیٰ نذیر حسین دہلوی دونوں کو اکٹھا لکھ کر ذکرِ بخت فی الدین کے مرتکب سمجھتے یا نہیں اور رمضان میں تہجد کا عادت کے ساتھ پڑھنا اور اس میں غم قرآن مجید سننا ائمہ کے نزدیک بدعت ہے یا سنت ہے اگر سنت ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے۔

۱۰۔ صحاح ستہ یا دیگر کتب حدیث میں کیا کوئی حدیث صحیح الاسناد بالاتفاق صریح الدلائل مرفوعہ متصل ہے۔ جس کا یہ معنوں ہو کہ حضور نبی محرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رمضان میں آٹھ رکعت "تراویح" پڑھی ہیں۔
۱۱۔ حضور نبی محرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ماہِ رمضان مبارک میں کتنی شب "تراویح" پڑھی ہیں جس حدیث میں اس کا ذکر ہے اس میں تعدد رکعت بیان کی ہے یا نہیں۔

۱۲۔ پورے رمضان میں تراویح پڑھنا کیسے کی سنت فعلی ہے۔ صحابہ کی سنت پر عمل کرنا سنت ہے یا نہیں۔

۱۳۔ بخاری و مسلم کچھ صحاح ستہ میں تہجد کی ناکارگی کتنی رکعت مذکور ہیں۔ حدیث آٹھ رکعت یا کم یا زیادہ اسم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایات میں کتنی رکعت کا بیان ہے۔

۱۴۔ صحاح ستہ میں کسی کتاب میں اکثر اہل علم جہر صحابہ تابعین کا تراویح کے متعلق کیا عمل بتایا ہے۔ بیس رکعت یا کم یا زیادہ حضرت شیخ الحدیث شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے صحابہ کرام سے بیکر جہر راست کا

کا کیا عمل بتایا ہے۔

۱۵۔ کتب حدیث میں بیشمار تراویح کے متعلق حدیثیں ہیں یا نہیں۔

۱۶۔ کبھی حدیث کے اسناد میں اگر بعض ضعیف ہو تو جوہرِ برکت کے تلقی بالقبول کرنے سے وہ حدیث حجت قابلِ عمل رہتی ہے یا نہیں۔

۱۷۔ صحابہ کرام کے جس قول و فعل میں اجتہاد کو دخل نہ ہو۔ وہ حکم میں حدیث مرفوعہ کے ہے یا نہیں؛ اصولی حدیث میں اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

۱۸۔ اگر کبھی حدیث کا ایسا اسناد ہو کہ لیس کے طبقہ کا ایک راوی ضعیف ہو تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس طبقہ سے پہلے محدثین کے نزدیک بھی وہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۔ کیا کبھی حدیث کے اسناد صحیح ہونے سے یہ ضروری ہے کہ اس کے متن حدیث پر عمل کیا جائے یا کبھی حدیث کے معنی اسناد ضعیف ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ متن حدیث قابلِ عمل نہ ہو۔

۲۰۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تراویح کی کتنی رکعت بتاتے ہیں۔ ان کو تمیز دینے کے تراویح کے مدارِ رکعت کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے۔ حضرت سیدنا قطب الاقطاب حضرت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محدثِ نووی شارح مسلم شریف کتنی تراویح کو سنوں فرماتے ہیں۔

نوٹ :- ان سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل پتہ پر دیں اور یہ آپ کو اختیار ہے خواہ آپ تنہا لکھیں یا دو سر غیر مقلد مولویوں کی مدد مانگ کر لکھیں۔
 سکر جواب پتہ کے دستخط ہر حاضر کی ہے اور باقی غیر مقلد مولویوں کے
 سختہ کو لینے نہ کو لینے کا آپ کو اختیار ہے اگر آپ نے ان سوالات کے جوابات
 انصاف سے دیئے تو عدد تراویح کے مسئلہ میں غیر مقلدوں پر بھی حق تھا
 ہر جلسے کا اور غیر مقلدوں کی سناری شورشش کی قلعی کھل جائے گی۔
 ۱۲۔ سوال نمک اس پتہ پر جواب دیں۔

سرور احمد حقنی قادری چشتی قصبہ دیانگڑہ برست دھارویال منٹا گورڈ اسپر،
 اور اس مدت کے بعد اس پتہ پر جواب روانہ کریں۔ سہیلی شریف مقلد
 بہار سپور مسجد بی بی جی صاحبہ رحمہ مدرسہ رضویہ اہل سنت و جماعت۔

اعلانے :

جو غیر مقلد صاحب ان سوالات کو دیکھیں وہ اپنے دفتر
 مولویوں سے جوابات لکھ کر آپ اس پتہ پر روانہ کریں۔
 مکتبہ رضائے معظیہ چوک دارالسلام گوگبکسر اترالہ
 جن حنفیوں کو غیر مقلد بیسٹ تراویح کے مسئلہ میں تنگ کہتے
 ہیں وہ ان غیر مقلدوں سے ان سوالات کے جوابات طلب کریں۔

وہ رشتہ کے نیزہ کی نار ہے کہ عدد کے سینہ میں غار ہے
 کھے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار، وار سے پار ہے

ہماری مطبوعات

6/=	پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں	6/=	پس تراویح پڑھیں امام بیت اور مکرین پر
6/=	پیارے نبی ﷺ اور شان گہری	6/=	پس اعتراضات
12/=	کاظمی مودودی - قائلہ	6/=	پس دیکھو! دیکھو! اور تراویح امام بیت و
8/=	غوث اعظم اور گیارہویں شریف	15/=	پس دیکھو! دیکھو! اور تراویح امام بیت و
6/=	جیلانی برہانیت کا پراسرار پروگرام	6/=	ان دنوں کے بلند درود و ذکر اور
	حیات النضر سے مع خرافات کفر الایمان اور	6/=	تو مجھے چھوٹے کا مسئلہ
10/=	آپادہ سر ہندہ راجہ دار برہی کا مسلک	4/=	امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم
6/=	علوم معظیہ	4/=	مسلمانوں کی سائنسی ایجادات
	اعظم تر فاضل بریلوی ایک	4/=	اختیارات معظیہ
6/=	بہر جہت شخصیت	4/=	وہا بعد فراز جنازہ
15/=	مفضل سیلاہ	6/=	مسلک سابق امداد اللہ مہاجر کی
8/=	قائدانہ فراز جنازہ کی شرعی حیثیت	6/=	مدت نبوی میں نماز نفی
6/=	دوسرے کی شرعی حیثیت	6/=	نماز میں رشتہ پرین
2/=	انہیات کی رائیں	5/=	شہنشاہی اور اوقات نماز علاقہ ناووال

مکتبہ غوثیہ
 نذر کی مسجد خمدہ بریلوی
 امام احمد رضا خاں روڈ
 نارووال

محمد صادق

شیان محمدی	مسئلہ نور	میری یاد دہانی
کیا یوسف شریف	میری زندگی	روحانی محتاش
سکھنا عبدالحق	سکھنا صدیق اکبر	اسلامی مضامین
سوانح شہیدان	سکھنا شیخ سید	مکتبہ شاہ ولی اللہ
عقائد اسلام	پاسبان کمال	عمر شاہ اور کچھ
سوانح مہدی	نصرت الہام	عطرہ کی عظمیٰ
میرد و حق	دوبندی محتاش	الذی یحییٰ القلوب
سوانح محتاش	تحقیق احمدیہ	قاریان جامعہ

مکتبہ رضاعہ مصطفیٰ جو کہ دارالسلام گجرات